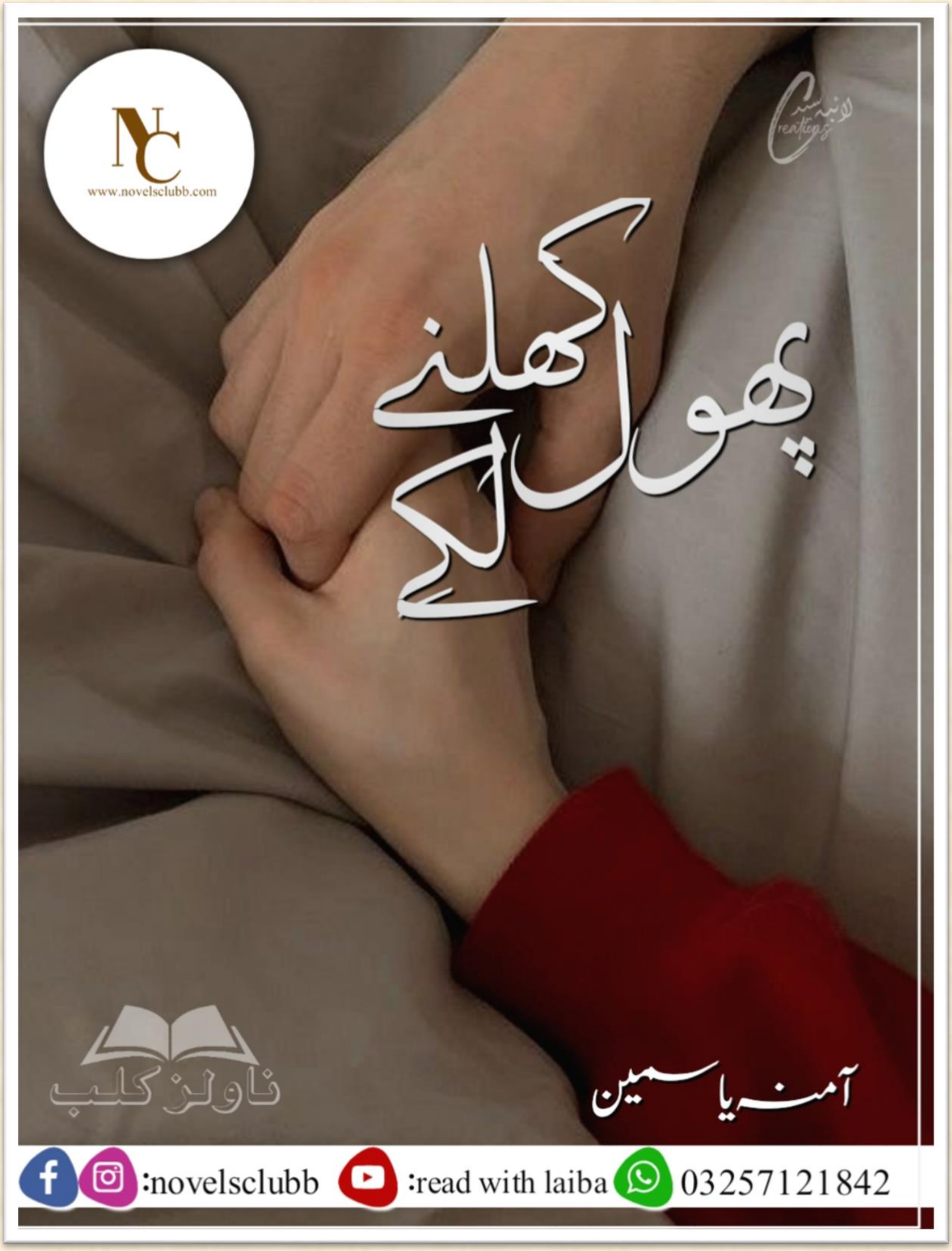
www.novelsclubb.com
پھول کھلنے لگے
ناولز کلب
آمنہ یاسمین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

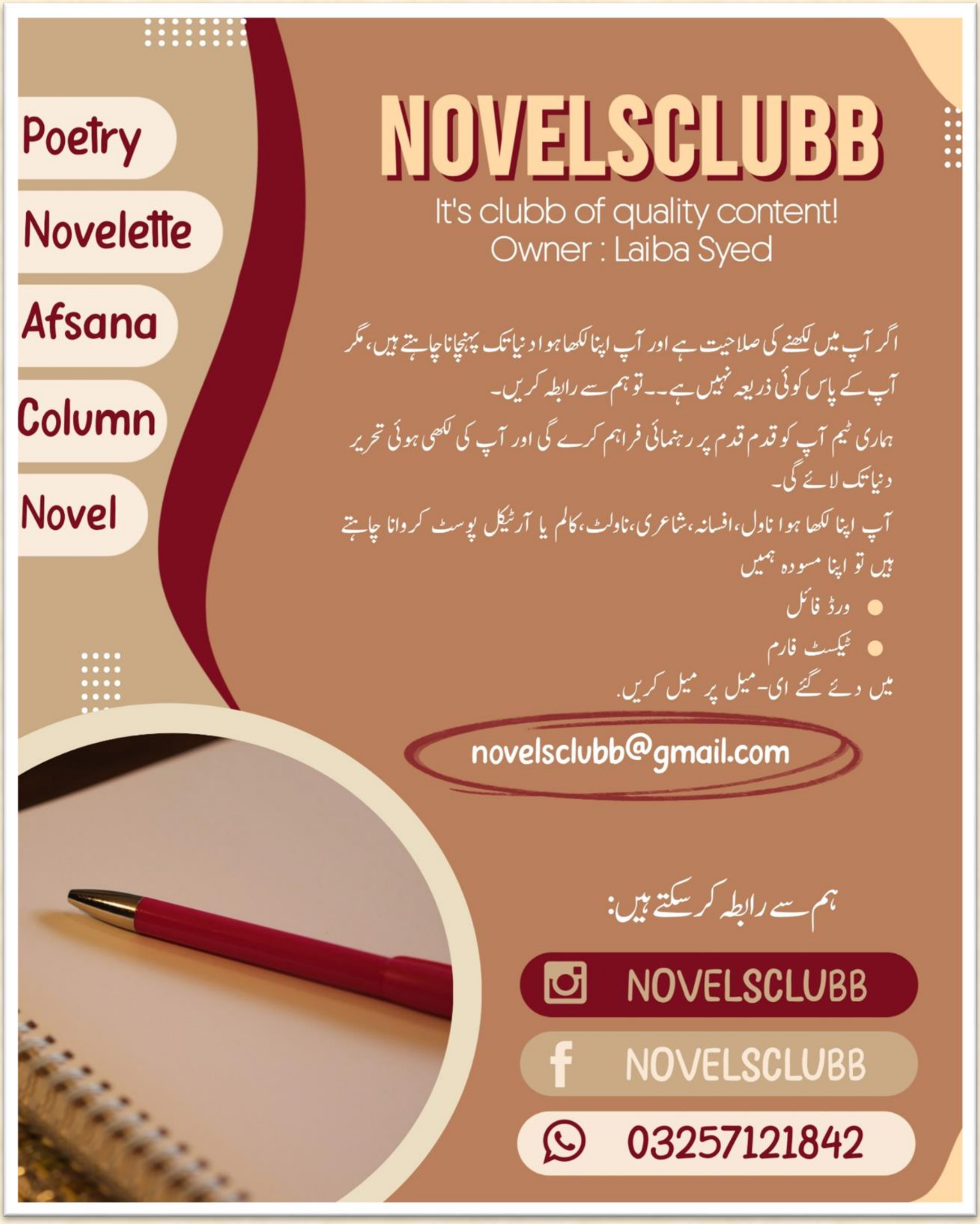
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

پھول کھلنے لگے

از قلم

آمنہ یاسمین

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

۔"پھول کھلنے لگا"

از آمنہ یاسین

وہ کب سے اس کو دیکھ رہی تھیں ان کی لاڈلی شرارتی بیٹی جس کے چہرے سے کبھی مسکراہٹ نہیں ہٹتی تھی۔ابھی تو اس کی شادی کو بمشکل چار ماہ ہوئے تھے اور وہ تو ابھی سے مرجھا گئی تھی۔انھوں نے بارہا اس سے جانچ پڑتال کرنی چاہی مگر ہر بار وہ چہرے پر نقلی مسکراہٹ لا کر اپنے سسرال کی تعاریف میں زمیں و آسماں ایک کر دیتی۔اب تو ان کے شوہر احسن بھی بیٹی کی اس حالت پر پریشان ہو رہے تھے۔

رابعہ بیگم اور ان کے شوہر احسن کے چار بچے ہیں دو بیٹیوں (کرن اور گلناز) کے بعد ایک بیٹا (رضا)اور پھر سب سے چھوٹی (ثنا)۔کرن کی شادی کو دو سال ہو چکے تھے اس کی مسکراہٹ اس کی خوشی کا پتہ دیتی تھی پھر گلناز جس کی ابھی حال میں ہی پڑھائی ختم ہوئی تھی۔ان کی

سگھڑ سی نازو رضا، نازو سے چار سال چھوٹا ہے اور ثنا رضا سے دو سال چھوٹی۔ ثنا اور رضا دونوں ہی ابھی پڑھائی میں مصروف ہیں۔

میلو نازو کے بلے کا نام ہے جو نازو سے بہت اٹیچڈ ہے۔

چھ، سات ماہ پہلے ہی گلناز کے لیے سلمان کا رشتہ آیا تھا اور چار ماہ پہلے شادی۔ شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد اس کی آنکھوں کی چمک ختم سی ہو گئی تھی۔ ابھی بھی وہ پورے مہینے کے بعد آئی تھی۔ اس کے آنے کا سن کر کرن بھی چلی آئی۔ احسن صاحب بھی آج گھر ہی رک گئے تھے۔

خوب رونق لگی ہوئی تھی رابعہ بیگم نے کن اکھیوں سے نازو کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر تو مسکراہٹ تھی مگر آنکھیں کچھ ہی عرصے میں سنجیدہ لگنے لگی تھیں۔ وہ پہلے کی طرح باتوں میں حصہ بھی نہیں لے رہی تھی۔

"سلمان کا کام کیسا جا رہا ہے نازو؟

وہ یوں چونکہ جیسے خواب سے جاگی ہو۔

"جی؟؟

احسن صاحب کے ماتھے پر بل پڑا تھا۔

"میں پوچھ رہا ہوں سلمان کا کام کیسا جا رہا ہے؟

"اچھا جا رہا ہے۔

"نازو آپی آپ شادی کے بعد بہت بدل گئی ہیں۔

"اچھا وہ کیسے؟؟"۔

وہ ہنسی تھی۔ مگر جانے کیوں اس کو خود بھی اپنی ہنسی کھوکھلی محسوس ہوئی۔

اب تو آپ ہم سے باتیں ہی نہیں کرتی ہیں پہلے کتنا مزہ آتا تھا ہم دیر تک جاگتے تھے، اور آپ کتنا تنگ کرتی تھی ہمیں"۔

رضا نے شکوہ کرتے اسے چھیڑا بھی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"شرم کرلو بڑی ہوں تم سے۔

"نازو تم آج رات یہیں ٹھہر لو۔

رابعہ بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"نہیں امی آسیہ باجی آ رہی ہیں کل تو ابھی نہیں رک سکتی۔ پھر کبھی رہ لوں گی۔

"آسیہ وہ آپ کی نند؟

ثنا نے پوچھا تو وہ سر ہلا گئی۔

"اچھا ثنا چائے رکھ دو لقمان آنے ہی والے ہوں گے"۔

کرن موبائل کو دیکھتے بولی تو ثنا منہ بناتے اٹھ گئی جبکہ رضا کو احسن صاحب نے مختلف لوازمات لینے بھیج دیا۔

جونہی رابعہ بیگم کو نازو کے ساتھ دو پل تنہا میسر آئے تو وہ بولیں۔

"نازو سب ٹھیک تو ہے نا تمھارے سسرال میں؟"۔

وہ چونکی اس کی گود میں میلو بیٹھا تھا

"جی امی سب خیریت ہے کیوں کیا ہوا؟"۔

کچھ نہیں ویسے ہی تم تو مجھے فون تک نہیں کرتی ہو۔میں تمھاری کال کے انتظار میں بیٹھی رہ جاتی ہوں اور نہ ہی تم اب باتیں کرتی ہو۔

ان کی بات کے جواب میں وہ مسکرائی۔

"بات کرنے کے لیے کچھ ہوتا ہی نہیں ہے۔"۔

کیوں نہیں ہوتا کچھ اتنا کچھ تو ہوتا ہے۔کیا کھایا کب کھایا ساس کیسی ہے وغیرہ۔اب کرن کو ہی دیکھ لو روز گھنٹا فون پر بات کرتی ہے مجھ سے اور ایک تم ہو۔نازو۔

ان کا لہجہ یکدم سنجیدہ ہوا

"جی امی؟"۔اس کا میلو کے بالوں میں چلتا ہاتھ رکا

بیٹا اگر سسرال میں کوئی بھی مسئلہ ہو تو بلا جھجک بتا دینا۔ہم ان والدین میں سے نہیں ہیں جو تمھاری خوشی کے آگے دنیا والوں کو ترجیح دیں۔تم ہمارے لیے بہت اہم ہو بیٹا اگر کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ اسے چھپاؤ مت،زخم جتنا گہرا ہو اسے بھرنے میں اتنا ہی زیادہ وقت لگتا ہے۔اور تمھارے تو سر پر والدین ہیں تمھیں کوئی ضرورت نہیں ہے خاموشی کے بدلہ اپنی خوشیوں کا سودا کرنے کی۔

ان کی بات پر اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔رابعہ بیگم کو لگا کہ اب وہ کچھ بولے گی کچھ بتائے گی مگر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔میں اپنے گھر میں بہت خوش ہوں۔ایڈجسٹ ہونے میں تھوڑا وقت لگے گا مگر سب ٹھیک ہے میری ساس بھی بہت اچھی ہیں اور سلمان بھی۔

ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے انھیں حوصلہ دیتے وہ اٹھ گئی۔

دو ہفتے ہونے کو آئے تھے نازو کو چکر لگائے،نہ فون پر بات ہوئی نہ کچھ اور۔یہی سوچ کر رابعہ بیگم نے اس کو کال لگائی۔

تیسری بیل پر کال اٹھالی گئی۔

"اسلام وعلیکم امی"

دوسری طرف سے نازو کی تھکی تھکی آواز آئی تھی۔

"وعلیکم اسلام نازو بیٹا کہاں مصروف ہوتی ہو کوئی اتہ پتہ ہی نہیں ہے تمھارا؟!۔"

وہ خفا خفا انداز میں بولیں۔

"جی امی بس۔۔۔"

وہ جیسے بروقت بہانہ نہ بنا پائی۔

رابعہ بیگم کے ماتھے پر بل پڑا۔

"اچھا میں اور تمھارے ابو سوچ رہے تھے تمھاری طرف چکر لگانے کا"

"کیوں؟؟؟"

دوسری طرف سے اتنی تیزی سے پوچھا گیا کہ رابعہ بیگم کو مزید شک ہوا۔

"کیوں کیا مطلب ہم تمھیں یاد کر رہے تھے کیا یہ وجہ کافی نہیں ہے؟"

"نہیں وہ میرا مطلب آج کل بہت مصروفیت ہے۔۔ پھر کبھی"

دوسری طرف یقیناً نازو گڑبڑا گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

''نازو؟''

انھوں نے تفتیشی انداز میں کہنا چاہا تھا جب دوسری جانب پیچھے سے کسی نے اس کو آواز دی اور وہ خدا حافظ کہتے ہوئے فوراً فون رکھ گئی۔

''احسن آپ کو ہماری نازو مرجھائی ہوئی نہیں لگتی کیا؟''۔

نازو سے بات کرنے کے باوجود رابعہ بیگم کا دل مطمئن نہیں ہوا تھا۔

''مجھے بھی نازو اداس لگ رہی تھی۔آپ نے نازو سے بات نہیں کی؟''۔

احسن صاحب بھی پریشان ہوئے۔

''کی تھی مگر آپ تو جانتے ہیں اس کو کہاں کبھی اپنے دکھ کا اظہار کرتی ہے۔''۔

''مجھے تو کوئی گڑ بڑ لگ رہی ہے کیوں نہ ہم کسی دن اس کے سسرال چکر لگائیں؟''۔

ہنہ صحیح کہتی ہو اب تو مجھے بھی نازو کی طرف سے بہت ٹینشن سی رہنے لگ گئی ہے جمعہ کو تیار رہنا اور ہاں نازو کو نہ بتانا۔

دروازے پر کھڑے گارڈ نے کچھ عجیب سے تاثرات سے انھیں دیکھا تھا۔

"دروازہ کھولو ہم اپنی بیٹی سے ملنے آئے ہیں"۔

"میں بڑی بیگم کو۔۔"۔

مگر احسن صاحب نے گارڈ کو بات پوری نہیں کرنے دی۔

نہیں ہم یہاں اپنی بیٹی کو سرپرائز دینے آئے ہیں۔ تمھیں کسی کو بتانے کی ضرورت "نہیں

ہے

احسن صاحب کے رعب دار انداز نے گارڈ کو کش مکش میں ڈال دیا

مگر سر۔۔

ہم نے کہا نہ راستہ چھوڑ ہمارا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر میری نوکری چلی جائے گی۔۔۔

ان جو آگے بڑھتا دیکھ کر گارڈ نے ان کو روکنے کی کوشش کی جو ناکام ٹھہری۔

تم کہہ دینا ہم زبردستی اندر چلے گئے۔

وہ سختی سے کہتے اندر بڑھ گئے رابعہ بیگم ان کے ہمراہ تھیں۔

ابھی وہ چند قدم ہی چلے تھے جب کانوں میں آواز پڑی۔

"لگتا ہے نازو اس طرف ہے"۔

رابعہ بیگم پرجوش ہوئیں۔

نازو کی آواز سائیڈ پر بنی گلی سے آئی تھی۔

"میں اندر جاتا ہوں تم نازو کو لے آو"۔

ان کی بات پر رابعہ بیگم نازو کی آواز کی سمت بڑھیں جہاں سے اب نازو کی ساس رقیہ کی آواز آ رہی تھی۔

جوں جوں رابعہ بیگم ان کے قریب پہنچتی گئیں ویسے ہی آواز مزید صاف ہوتی گئی۔

اور ان کے چہرے کی مسکراہٹ بھی غائب ہوتی گئی۔

بہت سستی سے کام کرتی ہو۔۔ جلدی کپڑے دھو پھر برتن بھی دھلنے ہیں۔ دو کام کیا کہہ دوں تمھاری تو جان پر بن جاتی ہے۔

دو قدم مزید چلیں تو وہ نظر آئی۔

عام سے حلیے میں وہ چوکی پر بیٹھی رگڑ رگڑ کر کپڑے دھو رہی تھی جبکہ پاس ہی رقیہ بیگم ایک اور پر اگہ رکھتے اس کو باتیں سنا رہیں تھیں۔

رابعہ بیگم کو اپنی شہزادیوں جیسی بیٹی اس وقت کسی ملازم سے بھی بدتر محسوس ہوئی۔

Clubb of Quality Content

تمھارے گھر والوں نے بھی تمھیں کچھ سمجھا کر، سکھا کر نہیں بھیجا۔ کھانا تک تو تمھیں ٹھیک سے بنانا نہیں آتا۔ میرے ہاتھ کا کھانا کھایا ہے نہ۔۔ دیکھا ہے نہ کتنا ذائقہ دار ہوتا ہے اور ایک تمھارے ہاتھ کا کھانا۔۔ ہنہ۔۔ تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتیں ہیں جن کے رشتہ نہیں آتے تمھیں تو شکر کرنا چاہیے کہ میں تمھیں سلمان کی دلہن بنالائی۔

ورنہ تمھارے ماں باپ تو جس قدر کمزور ہیں اب تک تو۔۔

"پلیز آنٹی آپ میرے والدین کے بارے میں ایسے بات مت کریں"۔

رابعہ بیگم نے اس سارے عرصے میں اب اس کی آواز سنی۔

منہ بندر کھو اپنا سمجھیں تم۔۔اور شکر کرو کہ ابھی تک تم یہاں پر ہو ورنہ سلمان تو تمھیں طلاق دینے کے انتظار میں بیٹھا ہے پھر جانا اپنے ماں باپ کے گھر جب وہاں تمھیں سب ٹھکرا دیں گے تو تمھیں اندازہ ہو گا کہ ہم نے۔ تمھیں اتنا عرصہ ادھر رکھ کر تم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ مگر نہیں رہنا تو تم نے احسان فراموش ہی ہے۔

یہ تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتیں ہیں جن کی وجہ سے ان کے والدین بے موت مارے جاتے ہیں ۔کتنوں کو ہارٹ اٹیک آجاتا ہے اور بس سارا گھر تباہ۔

رقیہ نے اس کو سرف ڈالتے دیکھا تو پیکٹ پکڑتے خود ڈالنے لگیں۔

تھوڑا ڈالا کرو تمھارے باپ نے نہیں لے کر دیا۔۔ویسے تمھارے تو ابھی دو چھوٹے بہن بھائی بھی ہیں نہ؟

انھوں نے زو معنی انداز میں کہا۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟

رابعہ بیگم کی آواز پر جہاں نازو اپنی جگہ ساکت ہوئی وہیں رقیہ بیگم کو بھی سانپ سونگھ گیا۔

"امی۔۔۔"۔

نازو کے لب ہلے۔

"ارے رابعہ آپ یہاں کیوں آ گئیں۔اندر چلیے نہ۔"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رقیہ بیگم نے بات سنبھالنے کی ناکام کوشش کی۔

احسن صاحب اندرونی دروازے پر ہلکی سے دستک دے کر اندر داخل ہوئے تو ٹھٹکے۔

ٹی وی کی اونچی آواز کی وجہ سے ان کی دستک ان سنی گزری۔

سامنے ہی سلمان کسی نوجوان لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا اور ان کے درمیان فاصلے نہ ہونے کے برابر تھا۔

وہ ان کی موجودگی سے بے خبر گفتگو کر رہے تھے۔

لڑکی اپنا بازو سلمان کے بازو میں پھنسائے ہوئے تھی۔

اگر گھر میں کسی کو پتہ چلا گیا کہ میں تم سے ملنے آئی ہوں تو وہ میرا گھر سے باہر نکلنا بند کر دیں گی۔

وہ لڑکی اس کو اپنی جانب متوجہ کرتے کہہ رہی تھی۔

"اور اگر امی کو پتہ چل گیا نہ کہ میرا بوائے فرینڈ شادی شدہ ہے تو میں تو گئی۔"۔

وہ لڑکی نفی میں سر ہلاتے مشروب سے بھرا گلاس لبوں سے لگا گئی۔

"تو تم انھیں پتہ ہی نہ لگنے دینا۔"۔

سلمان موبائل فون پر کچھ دیکھ رہا تھا۔

"ہاں مگر امی اب شادی کروانا چاہتی ہیں میری۔ تم اس لڑکی کو کب چھوڑو گے؟!"۔

وہ اب مصنوعی منہ بناتے بولی۔

"امی کا شوق ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔

وہ ابھی تک پوری طرح ارد گرد سے انجان تھا۔

احسن صاحب کچھ کہتے کہ اس لڑکی کی نگاہ ان پر پڑی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سلمان یہ کون ہے؟؟"۔

اب سلمان نے نگاہیں اٹھائیں اور پھر بری طرح ٹھٹکا۔

"آپ یہاں؟؟"۔

وہ یکدم کھڑا ہوا۔

"میں یہاں اپنی نازو کو لینے آیا ہوں۔"۔

وہ حتمی لہجے میں بولے۔

ان کی بات پر سلمان یکدم ریلیکس ہوا

"اہ شیور۔۔۔گلناز۔گلناز۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ان کی کہتے اونچی آواز سے نازو کو بلانے لگا۔

"میں یہاں اس کو ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جانے آیا ہوں۔"۔

ان کی بات پر سلمان جو واپس بیٹھ چکا تھا آبرو آچکا گیا پھر سر اثبات میں ہلا گیا۔

"اوکے لے جائیں"۔

وہ واپس فون آن کر گیا۔لڑکی خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی۔

انھیں رتی برابر امید بھی نہ تھی کہ سلمان اس طرح کا نکل آئے گا۔

جس شخص کو انھوں نے اپنی بیٹی تھمائی تھی وہ تو مہذب اور شریف لگتا تھا جبکہ اب ان کے سامنے کوئی اور ہی موجود تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتے ایک جانب سے آوازیں آئیں اور پھر رابعہ بیگم نازو کا ہاتھ تھامے داخل ہوئیں ان کے پیچھے ہی رقیہ بیگم بھی تھیں۔

رابعہ بہن میں کہہ رہی۔ ہوں نہ بات اتنی بڑی نہیں کیے کیوں آپ اپنی بیٹی کا گھر اپنے ہاتھوں خراب کرنا چاہتی ہیں۔

احسن صاحب کی نگاہیں نازو پر ٹک گئیں تھیں۔ جو کہیں سے ان کی بیٹی اور اس گھر کی بہو نہیں لگ رہی تھی۔ان کا دل بھر آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رابعہ نازو کے ساتھ اس کے کمرے میں جاؤ اور اس کا سارا سامان پیک کر لاؤ۔ میں" انتظار کر رہا ہوں۔ کوئی چھوٹی چیز بھی یہاں نہ چھوڑنا۔

احسن صاحب سخت لہجے میں بولے تو رابعہ بیگم نے فوراً تقلید کی۔

مختصر سے وقت میں ہی رابعہ اور نازو سوٹ کیس ساتھ لیے واپس آئے جسے احسن صاحب نے آگے بڑھ کر پکڑا۔

"بہت جلد آپ کو ہماری طرف سے علیحدگی کے کاغذات مل جائیں گے"۔

وہ کہتے مڑے ہی تھے جب سلمان کی آواز پر قدم منجمد ہوئے۔

"اتنی مشقت کی کیا ضرورت؟ میں خود ہی آپ کی بیٹی کو آزاد کر دیتا ہوں۔"۔

وہ نازو کی جانب مڑا جوان تمام حالات میں بے یقینی کا شکار تھی۔

"میں سلمان اکرم گلناز احسن کو طلاق دیتا ہوں۔"۔

"سلمان کیا کر رہے ہو رکو!!"۔

رقیہ بیگم نے سلمان کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اس کو روکنا چاہا۔

"طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں اب آپ شوق سے لے جائیں ہیں اس کو"۔

کمرے میں سکتی طاری ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جسے سب سے پہلے احسن صاحب نے ہوش میں آکر توڑا۔

"چلو"۔

اور واپس دیکھے بغیر نکل گئے۔

گھر تک کا سارا سفر خاموشی سے گزرا تھا، رابعہ بیگم نازو سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھیں مگر احسن صاحب کے سخت تاثرات کی وجہ سے خاموش رہیں۔

،گھر میں داخل ہوئے تو جہاں دروازہ کھولتے رضا نے جب احسن صاحب کے سخت تاثرات ماحول میں چھایا تناؤ، اور رابعہ بیگم کی سنگت میں مرجھائی سی نازو کو دیکھا تو ماتھے پر بل پڑا۔

اندر ٹی وی کے سامنے بیٹھی ثنا نے بھی ٹھٹکا کر یہ منظر دیکھا۔

احسن صاحب نماز پڑھنے کے لیے مسجد روانہ ہوئے تو ثنا نے ماں سے پوچھنا چاہا مگر ان کی ایک نگاہ پر وہ لب سی گئی۔ جبکہ رابعہ بیگم نازو کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

رابعہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو کمرے میں خاموشی کا راج تھا۔انھوں نے لائیٹ چلائی تو سامنے بیڈ میں کمبل میں چہرہ چھپائے وہ لیٹی ہوئی تھی، میلو اس کے پاس بیٹھا کسی کاغذ کے ٹکڑے سے کھیل رہا تھا۔ وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھیں۔

"نازو"

ان کے کہنے کی دیر تھی کمبل میں ہل جل ہوئی اور وہ ان کی گود میں اپنا سر ٹکا گئی۔

انھوں نے اس کے بال چہرے سے ہٹائے۔

”نازو، میرا بچہ تم نے ہمیں کیوں نہ بتایا؟“

انھوں نے مجھے بہت ڈرایا، رقیہ آنٹی کہتی تھیں کہ اگر سلمان نے مجھے طلاق دے دی تو“ آپ لوگ اسے برداشت نہیں کر پائیں گے !!اور وہ بہت ڈراؤنی باتیں کرتی تھیں۔۔

اپنا چہرہ ان کی گود میں چھپائے وہ عجیب کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔

تم انکی باتوں میں کیوں آگئی؟! میں نے تم سے کتنا پوچھا تھا مگر مجال ہو جو تم نے مجھے کچھ بتایا“

۔

”امی !!۔“

وہ گھٹی گھٹی سی آواز میں بولی تھی اور پھر ہچکولے کھاتے رونے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس کی طلاق کو گزرے ہفتہ ہونے کو آیا تھا۔شادی کی پہلی رات ہی اس پر یہ حقیقت کھل گئی تھی کہ وہ صرف وہاں پر ایک ملازمہ کی حیثیت سے گئی ہے۔اور بنا کسی دیری کے اس پر یہ بات واضح بھی کر دی گئی۔ مینٹلی ٹارچر وغیرہ تو وہاں معمول تھا جیسے۔وہ اس طلاق سے خوش تھی۔

اس عرصے میں سب کو اس کی طلاق کا پتہ چل گیا تھا۔ کرن بھی ہر دوسرے دن چکر لگا لیا کرتی تھی۔ مگر احسن صاحب نے اب تک اس سے کوئی بات نہ کی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ان کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑی اسی سوچ میں مبتلا تھی کہ وہ کس طرح ان سے بات کرے۔ رابعہ بیگم رات کے کھانے کی تیاریاں کر رہی تھیں اور رضا اور ثنا کسی چیز پر جھگڑا کر رہے تھے۔

دروازہ بجاتے وہ اندر داخل ہوئی جہاں وہ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے۔ اس کو دیکھ کر بھی انجان بنے رہے۔

"ابو۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ ان کے پاس کانپتے قدموں سے چلی آئی۔

اب انھوں نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور اس نگاہ میں کیا کیا نہیں تھا۔۔ شکوہ، افسوس اور پچھتاوہ

۔۔

اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔

"ابو پلیز مجھے معاف کر دیں!!۔"

وہ کہتے زمین پر بیٹھ گئی، آنکھوں میں آنسو جھلملانے لگے وہ سر جھکا گئی۔اس کی اس حرکت پر انھوں نے فوراً کتاب میز پر رکھی اور اس کو کندھوں سے تھامتے اپنے پہلو میں بٹھایا۔

"یہ کیا کر رہی ہو نازو!؟"

وہ باپ تھے اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ اٹھے۔

"...آئی ایم س"

وہ جملہ پورا کرتی اس سے پہلے ہی وہ اس کا جملہ کاٹ گئے۔

ایسے مت کہو نازو!!۔، غلطی تمھاری نہیں میری ہے میں نے ٹھیک سے اس شخص کی جانچ پڑتال نہ کی اور اپنے دل کے اس ٹکڑے کو اس کے حوالے کر دیا!۔

ہاں تمھارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہم سے یہ بات چھپائی۔ تمھیں ہم سے یہ اتنی بڑی حقیقت نہیں چھپانی چاہیے تھی۔

اس کی آنکھ سے نکلنے والے آنسو کے اس ٹکڑے کو انھوں نے اپنے انگوٹھے سے صاف کیا۔

مجھے معاف کر دو میری گڑیا۔

ایسے مت کہیں ابو۔۔۔وہ رونے والی آواز میں بولی تو وہ اس کو اپنے حصار میں لیتے سینے سے لگا چکے تھے۔

Clubb of Quality Content

دوبارہ کبھی اپنے ابو سے کوئی بات مت چھپانا نازو!۔۔مجھے اس بات سے زیادہ تمھارا اس کو چھپانا درد دے گا۔میں تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہا ہوں کہ اگر ہم اس دن تمھاری اداسی محسوس کرتے بن بتائے وہاں چلے نہ آتے تو تم تو جانے کب تک ہم سے اتنی بڑی بات چھپائے رکھتی۔

احسن صاحب کی قمیض اس کے آنسوؤں کی وجہ سے نم ہو رہی تھی۔

تم میرے پاس موجود گلاب کے پھول کا وہ پودہ تھی جس کو میں نے بہت پیار اور احتیاط سے بڑا کیا اور اس کو سلمان کے حوالے یہ سوچ کر کر دیا کہ وہ بھی میری طرح تمھیں عزت و محبت دے گا اور تم ہر وقت بہار کے موسم میں کھلتے پھولوں کی طرح کھلتی رہو گی۔ مگر اس شخص نے میرے اس کھلے ہوئے پھول کو اپنی لاپرواہی کی وجہ سے مرجھا دیا۔ان کی آواز ٹوٹی تھی۔

مگر تمھارے ابو ہیں نہ دیکھنا وہ تمھیں دوبارہ پہلے سے بھی بھرپور انداز میں کھلنے پر مجبور کر دیں گے۔

انھوں نے جیسے عہد کیا تھا۔

اوران کے سینے سے سر لگائے وہ اب سسکیوں سے رونے لگی۔ مگر اب صرف اس کی آنکھیں نم نہیں تھیں۔

احسن صاحب ابھی نماز پڑھ کر نکلے ہی تھے جب ان کی نظر اپنی قمیض کی آستینیں درست کرتے اس نوجوان پر پڑیں۔ان کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق آئی۔

"حنان؟!۔"

ان کی آواز پر وہ شخص ان کی جانب مڑا۔وہ بھی شاید نماز کی پڑھ کر آیا تھا۔وضو کے باعث بال ہلکے ہلکے گیلے تھے جو ماتھے پر گر رہے تھے۔بھوری آنکھوں میں دھوپ کے وجہ سے سنہری پن اترا ہوا تھا۔

"انکل آپ۔۔"

وہ گرمجوشی سے ان کا ہاتھ ملاتا بولا۔

"تم کب واپس آئے؟"

"مجھے بس دو دن ہی ہوئے ہیں۔۔!۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

مجھے تو لگا تمھیں بھی باہر کی ہوا لگ گئی ہے۔۔اب واپس نہیں آو گے مگر تم ہر بار مجھے متاثر" کر دیتے ہو!۔میں نے کل ہی دیکھا تھا تمھارے گھر کی لائیٹ آن سوچا تھا جا کر پوچھوں گا پر مصروفیات ہی اتنی ہیں کہ کیا کروں۔

وہ اب ہم قدم گھر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

حنان ان کے سامنے والے گھر میں پچھلے کافی عرصے سے رہائش پذیر تھا۔وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، بچپن میں ہی والدہ کے انتقال کے بعد اپنے والد کے ساتھ پلا بڑھا تھا۔حنان کے والد احسن صاحب کے بہت اچھے دوست تھے جو پچھلے سال بیماری کی وجہ سے انتقال کر گئے تھے۔اور ابھی پانچ ماہ پہلے ہی کام کے سلسلے میں وہ باہر چلا گیا تھا۔

"کوئی بات نہیں انکل میں سمجھ سکتا ہوں۔"ء

"تم بتاؤ اب کیسا جا رہا ہے کام؟"۔

"جی اچھا جا رہا ہے"۔

"کہیں باہر جا کر اکیلے ہی شادی تو نہیں کر آئے؟"۔

انھوں نے اس کو چھیڑا تھا۔

نہیں انکل،۔۔۔آپ تو میرے والد کی جگہ ہیں آپ کے بغیر شادی کس طرح کر سکتا ہوں۔

Clubb of Quality Content

انھیں جانے کیوں وہ کچھ اداس اداس سا لگا۔

"کہو تو کوئی اچھی لڑکی ڈھونڈوں تمھارے لیے؟"۔

وہ رازداری سے بولے تھے۔

حنان ان کی بات پر ہنس دیا۔

"نہیں ابھی ارادہ نہیں ہے۔"۔

"لو تم اٹھائیس، انیتس کے تو ہو گئے ہو اور کب کرنی ہے شادی؟"۔

"آپ یہ بتائیں آپ کے گھر میں سب کیسے ہیں؟"۔

اس کی بات بدلنے کی کوشش انھوں نے بخوبی نوٹ کی مگر ٹوکا نہیں۔

ہاں سب خیریت ہے، بس ہلکی پھلکی روزمرہ کی ٹینشن۔ہاں مجھے البتہ نازو کی طرف سے بہت فکر ہے۔

وہ گہری سانس بھر کر بولے۔تو اس کے پہلو میں چلتا حنان اپنی جگہ ایک لمحے کو منجمد ہو گیا۔

"سب خیر تو ہے نہ انکل؟"

اس کے لہجے میں پریشانی تھی۔

"اب تم سے کیا ہی چھپاؤں، اس کے سسرال والے ٹھیک لوگ نہیں تھے۔"۔

وہ ایک بار پھر اپنی جگہ پر رک گیا تو وہ بھی ٹھہر گئے۔

"مگر ان کی شادی کو تو ابھی صرف پانچ ماہ ہوئے ہیں نہ؟"۔

اس کی بات پر وہ چونکے تو حنان کو اپنی غلطی کا اندازہ ہوا۔

"وہ دراصل میں ان دنوں یو ایس چلا گیا تھا تو بس یاد رہ گیا۔۔۔"۔

وہ سر ہلا گئے تو اس نے بھی سکھ کا سانس لیا۔

"ہاں تم نازو کی شادی پر نہیں آئے تھے"۔

"بس کام کی وجہ سے باہر جانا پڑ گیا"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب تم آہی گئے ہو تو چکر لگانا ہمم۔!۔"

گھر آچکا تھا۔

"آپی، آپی۔۔۔"۔

ثنا بھاگتی ہوئے نازو کے کمرے میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا؟؟ سب خیر تو ہے نہ؟"

"وہ آپی میلو بھاگ گیا۔۔۔"

ثنا ایک ہی سانس میں بولی پر نازو کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا مطلب میلو بھاگ گیا؟؟"

وہ غصہ سے گویا ہوئی۔

وہ آپی رضا دروازہ کھولے کچھ سامان اندر کر رہا تھا۔اور میلو۔۔وہ دروازہ کھلا دیکھ کر بھاگ گیا"

ثنا کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

تم لوگوں کو پتہ ہے گھر میں بلا رہتا ہے تو کیوں ایسے کام کرتے ہو اب جا کر ڈھونڈو اسے"

"۔!!

نازو بھڑکی ہوئی تھی۔

ثنا کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا

"رضا گیا ہے اس کو ڈھونڈنے۔۔"

آدھے گھنٹے سے بھی پہلے ہی رضا کی واپسی ہوئی۔نازو دروازے کے پاس ہی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ مگر اس کو خالی ہاتھ دیکھا تو بے بسی اور غصے نے اس پر حملہ کیا۔

"کہاں ہے میلو، تم اس کو لیے بغیر کیوں آ رہے ہو؟؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رضا خود بھی پریشان اور شرمندہ لگ رہا تھا۔

”آپی میں نے بہت دیکھا مگر مجھے میلو کہیں نہیں ملا۔۔“

”تم اتنے غیر زمہدار کیسے ہو سکتے ہو رضا؟؟!۔“

وہ اس کو مزید ڈانٹا چاہتی تھی مگر اسی وقت احسن صاحب گھر داخل ہوئے۔ان کے پریشان چہرے دیکھ کر چونکے۔

”سب خیریت تو ہے نہ؟“

”ابو میلو بھاگ گیا ہے“

”اوہ۔“

انھوں نے گہری سانس بھری پھر شنا اور رضا سے بولے

تم دونوں جاکر اپنی پڑھائی کرو،رضا تم بالکونی کا دروازہ تھوڑا سا کھول دینا تاکہ وہ واپس آ سکے“

پھر وہ نازو کی جانب متوجہ ہوئے جس کا چہرہ فق تھا۔

”تم میرے ساتھ آو“

وہ اسے لیے لان میں آبیٹھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”رضا نے دروازہ بند نہیں کیا۔۔اور میلو بھاگ گیا ابو!۔“

وہ روتی آواز میں بولی پلکوں پر آنسو جمع ہونے لگے۔رضا صاحب کو اب جا کر اس میں اپنی پرانی نازو نظر آئی۔

”تو اس میں اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو؟“

اس کے گال پر آنسو گرا جسے وہ فوراً صاف کر گئے۔

”اگر اس کو کچھ ہو گیا تو؟؟اور اگر وہ دوبارہ کبھی واپس نہیں آیا تو؟؟“

اس نے پلکیں جھپکائیں تو دو آنسو مزید آ نکلے۔

”ہےئے،رونا نہیں اوکے!؟“

انھوں نے اس کو اپنے حصار میں لے لیا مگر اس کے آنسو بے قابو ہو چکے تھے۔

”اور اگر وہ واپس آ گیا تو؟“۔

انھوں نے نرمی سے اس کی بات سے بات بنائی۔

”اور اگر واپس نہ آیا تو؟“

اس نے ان کے سینے سے سر اٹھا کر انکو دیکھتے ضدی سے انداز میں کہا،آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے جو گالوں پر بھی چمک رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”تو سمجھ لینا کہ اسے کوئی تم سے بھی زیادہ پیارا ہو گیا ہے۔“

ان کی بات پر اس کا سانس تھما۔

”کیا وہ مجھے چھوڑ گیا ہے؟“

انھوں نے گہری سانس کھینچا۔ وہ جانتے تھے اب اس کو سمجھانے میں وقت لگے گا مگر وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ سمجھ جائے گی۔

میلو کو گھر سے بھاگے دو دن ہو چکے تھے۔

گھر میں ابھی تک فسوں طاری تھا

احسن صاحب اس وقت چائے سے فارغ ہونے کے بعد اپنے پرانے جاننے والے سے بات کر رہے تھے۔ جو کہ حنان کے والد کے بھائی بھی تھے یعنی حنان کے چچا۔

باتوں ہی باتوں میں حنان کا ذکر نکل آیا۔

”حنان سے ملاقات ہوئی آپ کی، ابھی چند دن پہلے ہی واپس آیا ہے یو ایس سے“

ہاں ہوئی تھی میری ملاقات اس سے، اچھا بچہ ہے۔ میں تو اس کو کہہ رہا تھا کہ کوئی اچھی سی"

"لڑکی دیکھ کر اب شادی کر لو ورنہ مجھے بتاؤ میں کوئی اچھی لڑکی ڈھونڈوں اس کے لیے!۔

"ارے تو اس نے آپ کو اب تک نہیں بتایا کہ وہ ایک بہت خاص لڑکی کو پسند کرتا ہے!۔"

"ہیں؟؟ مگر اس نے تو مجھے نہیں بتایا؟!۔"

"شرما گیا ہو گا"

"تو آپ ہی مجھے بتائیں کہ وہ کس کو پسند کرتا ہے تا کہ میں بات تو بڑھاؤں!۔"

احسن صاحب کی بات پر دوسری جانب سے قہقہہ بلند ہوا

"ارے وہ آپ کی منجھلی بیٹی، گلناز وہی تو ہے جس کو حنان سالوں سے پسند کرتا ہے!۔"

احسن صاحب پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

"کیا؟؟"

بے یقینی میں وہ محض یہی بول سکے۔

تو اور چھ سات ماہ پہلے اس نے مجھ سے رشتہ کے جانے کی بات بھی کی تھی مگر میں مصروف"

ہی اتنا تھا کہ آپ سے بات ہی نہ کر سکا۔ پھر جانے کیوں حنان یکدم ہی یو ایس چلا گیا۔

وہ مزید بھی کچھ کہہ رہے تھے پر احسن صاحب سن نہ سکے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس وقت وہ گھر میں اکیلی تھی، احسن صاحب اور رابعہ بیگم ثنا کا کالج میں داخلہ کروانے گئے تھے، رضا دوستوں کے ساتھ نکلا ہوا تھا، وہ خود ابھی چائے بنانے کے لیے کچن میں جا رہی تھی جب بیل کی آواز پر دروازے کی جانب رخ کیا۔

"کون؟؟"

دوسری جانب سے مردانہ آواز آئی۔

"حنان"

وہ حنان کو جانتی تھی، آخر سامنے والے گھر میں رہتا، بچپن کافی ساتھ ہی گزارا تھا۔

"ابو گھر میں نہیں ہیں!!۔"

وہ دروازہ کھولے بغیر بولی۔

دوسری جانب دو لمحوں کو خاموشی ہوئی۔

"آپ تو ہیں نہ گھر؟!۔"

اس بار آواز دھیمی تھی۔

وہ نا سمجھی کا شکار ہوئی مگر پھر "میاووں" اپنے بلے کی آواز پر بے اختیار دروازہ کھول گئی۔

سامنے ہی حنان کھڑا تھا، وہ کافی سالوں کے بعد اس کو دیکھ رہی تھی جو بچپن والے شرارتی حنان سے کافی مختلف محسوس ہوتا تھا، چہرے پر سادگی اور انداز مہذب تھا۔ وہ میلو کو تھامے ہوئے تھا۔

وہ میلو کو لینے کے لیے آگے بڑھی پھر جھجکی تو حنان نے خود ہی میلو کو اس کی جانب اس طرح بڑھایا کہ ان کے ہاتھ مس نہ ہوں۔

''شکریہ، میں اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئی تھی۔''

لگتا ہے آپ کے بلے کو میری بلی پسند آگئی ہے، یہ میری کھڑکی پر کافی دیر سے بیٹھا ہوا تھا پھر میں نے اس کو اندر کر لیا، اب رضا سے معلوم ہوا کہ آپ لوگوں کا بلا گم ہے تو یہی خیال آیا کہ یہ آپ لوگوں کا نہ ہو، تو بس لے آیا۔''

وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہا تھا۔

آپ کا شکریہ، مگر میں آپ کو اندر نہیں بٹھا سکتی ابو گھر نہیں ہیں اور رضا بھی نہیں ہے، میں انھیں کال کر دیتی ہوں۔

مگر وہ مڑتی وہ بولا۔

Clubb of Quality Content

اس کی ضرورت نہیں میری ایک میٹنگ ہے، تو ابھی نہیں آسکتا پھر کبھی انکل آنٹی سے ملنے آوں گا۔ ابھی چلتا ہوں دروازہ لاک کر لیجیے گا۔

وہ کہتے مڑے گیا تو وہ بھی تیزی سے میلو کو مضبوطی سے تھامے اندر بڑھ گئ۔

،جب سب گھر آئے تو میلو کو وہاں دیکھ کر بہت خوش ہوئے، مگر سب بات جاننے کے بعد

،رابعہ بیگم چونکیں

"نازو، تمھاری طلاق کو ابھی صرف دو ماہ ہوئے ہیں، تم عدت میں ہو!۔"

وہ زرا ناخوش انداز میں بولیں۔

تو نازو جو میلو کو پیار کر رہی تھی اس کے ماتھے پر شکن پڑی، وہ یکدم ہی کھڑے ہوتے میلو کو تھامے دروازے کی جانب بڑھ گئ، پھر رکی، اور بنا مڑے بولی۔

"مجھے نہیں لگتا کہ میرے اوپر عدت لاگو ہوتی ہے!۔"

اور چلی گئ۔

جبکہ پیچھے رابعہ بیگم منجمد رہ گئیں

اس دن احسن صاحب نے مغرب کی نماز کے بعد حنان کے گھر چکر لگانے کا فیصلہ کیا۔

چونکہ وہ کسی خاص مقصد کے حصول اس کو بتائے بغیر گئے تھے، وہ انھیں کافی مختلف حالت میں ملا۔

بکھرے بکھرے سے بال، آنکھوں میں عینک جو اس کے چہرے پر سج رہی تھی۔

تھکی تھکی آنکھیں ان کو دیکھ کر مسکرائیں، وہ فوراً دو قدم پیچھے ہوتا ان کو راستہ دے گیا۔

"اسلام علیکم حنان کیسے ہو؟"

"جی انکل میں بالکل ٹھیک آپ بتائیں آپ کیسے ہیں اور کس طرح چکر لگایا؟"

وہ ان کو لیے لاونج کی جانب ہی آگیا، جو کہ صاف ستھرا تھا، ٹیبل پر لیپ ٹاپ اور کافی کا خالی کپ پڑا تھا۔ جو وہ سمیٹنے لگا۔

میں بھی ٹھیک بس سوچا تم سے مل لوں تم تو آج کل بہت مصروف ہوتے آتے ہی نہیں ہو" گھر۔

وہ جوس ڈالنے لگا تو وہ ہاتھ بلند کرتے اس کو منع کر گئے۔

"انکل بس کچھ کام کی مصروفیت ہے، چائے بناؤں آپ کے لیے؟؟"

"نہیں رہنے دو تم میرے پاس آکر بیٹھو"

Clubb of Quality Content

وہ ان کی بات پر عمل کرتا ان کے ساتھ آ بیٹھا۔اتنے میں دوسرے کمرے سے میاؤں کرتی اس کی اپنی بلی (نورو) بھی وہاں چلی آئی۔

"نازو نے مجھے بتایا کہ تم کل آئے تھے"۔

ان کی بات پر جانے کیوں اس کے کان ہلکے سے سرخ ہوئے، جس کو احسن صاحب نے بہت غور سے دیکھا۔

جی وہ بس رضا سے معلوم ہوا آپ کا بلا گم ہے اور وہ میرے کمرے کی کھڑکی کے باہر میری" بلی کو دیکھ رہا تھا، میں اسے ٹھنڈ کی وجہ سے اندر لے آیا تھا۔

"تمھارا بہت شکریہ نازو بہت پریشان تھی میلو کے غائب ہونے پر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حنان کو اپنے کان گرم ہوتے محسوس ہوئے۔

وہ کچھ بول نہ پایا۔

میں سوچ رہا ہوں اب مجھے تمھارے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے، کوئی اچھی لڑکی" دیکھ کر تمھاری شادی کر دینی چاہئے۔آخر کو تم بھی میرے بیٹے ہی ہو۔

"نہیں انکل۔۔۔ابھی نہیں۔۔"

اس نے کوئی بہانہ بنانا چاہا۔

احسن صاحب اس کی شادی پر اتنی توجہ دیں گے۔ کیوں؟

"تو پھر کیسی بات ہے؟ کیا شادی نہیں کرنی تمھیں پوری زندگی؟"

"کرلوں گا مگر ابھی اتنی جلدی۔۔۔"

"تمھارا باپ تمھاری ذمہداری ڈال کر گیا تھا مجھ پر، پہلی ہی بہت دیر کر چکا ہوں مزید نہیں کرنا چاہتا۔ خیر کل کا روزہ تم ہمارے ساتھ افطار کرنا!۔

وہ کہتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"نہیں انکل آپ تکلف میں نہ پڑیں"

"تکلف کیسا اور یہ میری حکم ہے! سمجھے تمھیں آنا ہی آنا ہے"

انھوں نے حکمیہ انداز اپنایا تو حنان مسکرایا پھر سر ہلا دیا۔

"جیسا آپ کا حکم!۔"

ایک کمرے میں مردوں کی افطاری لگائی گئی تھی۔ کرن اور اس کا شوہر لقمان بھی آئے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ مزید ہچکچاہٹ کا شکار ہو گیا۔

اسے اپنا آپ اپنوں میں موجود لوگوں کے درمیان کسی انجان کی طرح لگا۔ مگر تھوڑی ہی دیر میں احسن صاحب نے اس کو گفتگو میں یوں شامل کیا کہ اس کو مزید کچھ سوچنے کا وقت ہی نہ ملا۔ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد اس نے معذرت چاہی مگر احسن صاحب اس کو چائے کا کہہ کر واپس لے آئے۔

لقمان اپنی مسجد میں تراویحاں پڑھنے کا عادی تھا تبھی جلد نکل گیا۔ اس وقت وہ اور احسن صاحب ہی بیٹھے تھے جب نازو سر پر دوپٹہ مضبوطی سے ٹکائے چائے لائی تھی۔

پہلی نگاہ کر بعد وہ نظریں زمین پر جمائے بیٹھا رہا جبکہ احسن صاحب نازو سے لوازمات کا ٹرے لے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ نازو اور اس کی نگاہ ملی نہ بات نہ کچھ مگر پھر بھی اسے اپنے کان سرخ ہوتے محسوس ہوئے۔

۔

"اس بار رمضان کتنی جلدی گزر گیا"

احسن صاحب چائے کا گھونٹ بھرتے بولے۔

تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا

"تم اس بار عید ہمارے ساتھ کرنا"

انھوں نے یکدم ہی کہا تو وہ جو چائے پی رہا تھا چونکا۔

نہیں انکل آپ اتنے تکلف میں مت پڑا کریں۔ پھر عید تو اپنوں کے ساتھ گزارنے والا" تہوار ہے آپ پلیز میری وجہ سے اپنے آپ کو ڈسٹرب مت کریں۔

وہ معذرت خواہ انداز میں بولا۔

"تم اپنوں میں ہی شامل ہو!۔"

وہ اٹل انداز میں گویا ہوئے۔

حنان خوامخواہ شرمندہ ہو گیا۔

"انکل۔۔/۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ کچھ کہتا وہ اس کی بات کاٹ گئے۔

"کوئی بہانہ نہیں چلے گا ورنہ میں خود لینے آجاؤں گا تمھیں!۔"

اپنے ازلی حتمی انداز میں کہتے انھوں نے سموسوں کی پلیٹ اس کی جانب کی۔

شام کا وقت تھا۔

حنان کمرے بیٹھا تھا۔ نورواس کے پاس لیٹی ہوئی تھی۔

وہ پچھلے دس منٹ سے اپنے چچا اسلم سے فون پر بات کر رہا تھا، جب ان کی باتوں کا رخ بدلا۔

”محلہ بھی کافی بدل گیا ہوگا اتنے عرصے میں؟“

،حنان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

”جی....۔“

،اسلم صاحب نے پھر آہستہ سے کہا

”ویسے تمھاری احسن صاحب سے ملاقات ہوئی؟“

حنان نے ایک نظر نور و پر ڈالی۔

”جی مسجد میں بھی ساتھ ہی آنا جانا ہوتا ہے عام طور پر۔“

”صحیح، ویسے میں سوچ رہا تھا کہ اب تمھاری شادی کر ہی دوں“

،پھر تھوڑا رک کر بولے

”ویسے تم نے ایک دفعہ کہا تھا نا... کہ احسن صاحب کے گھر میں رشتہ بھیجنا چاہو گے۔“

حنان خاموش ہو گیا۔

،چچا نے فوراً بات کو ہلکا کر دیا

”بس یونہی یاد آ گیا...اس دن کی بات، بھیجوں احسن کے گھر تمھارے لیے رشتہ؟؟۔“

چند لمحے گزرے۔

حنان نے آہستہ سے کہا،

"چچا جان گلناز کی شادی ہو چکی ہے"۔

وہ یہی سمجھا کہ اسلم صاحب انجان ہیں۔

چچا کی آواز میں اب کی بار ہلکی سی سنجیدگی آ گئی۔

"ہمم، مگر اس کی تو علیحدگی ہو گئی ہے نہ؟"

حنان چونکا تو مطلب ان کو معلوم تھا

فون کے اس طرف چند لمحے خاموشی رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر اسلم صاحب ہی نے نرم لہجے میں کہا

"تو کیا تم اب اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے؟"

"ں میں ایسی بات تو نہیں ہے۔۔"

جواب اس قدر تیزی سے آیا کہ اسلم صاحب بے ساختہ ہنس پڑے جبکہ حنان اپنے جگہ

شرمندہ ہو گیا۔،

"۔پھر بتاؤ کر لوں ان سے بات؟۔"

حنان نے ہلکا سا سر جھکا کر نورو کو سہلایا۔

"جی چچا جان، جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔"

"کبھی کبھی دیر سے ملنے والی چیزیں زیادہ قیمتی ہوتی ہیں"

، پھر انھوں نے بات بدلتے ہوئے کہا

"اچھا ٹھیک ہے، تم اپنا خیال رکھو۔اور ہاں... عید قریب ہے، گھر ضرور آنا۔"

"جی چچا۔"

کال ختم ہو گئی۔

حنان کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا۔

نورو آکر اس کی گود میں سمٹ گئی تھی۔

آخری روزہ تھا وہ چاند دیکھنے کی غرض سے چھت پر آیا تھا کہ چاند خود اس کے سامنے آگیا۔

وہ سامنے اپنے گھر کی چھت پر ثنا کے ہمراہ کھڑی چاند کی ڈھونڈ رہی تھی۔

بلکے فرق یہ تھا کہ وہ چاند ڈھونڈ رہی تھی اور وہ اپنا چاند ڈھونڈ چکا تھا۔

وہ بے خود سا اس کے چہرے کو تکے گیا۔

سفید دوپٹہ کے ہالے میں اس کا چہرہ جسے کھلتے پھول کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔

وہ چاند کا ٹکڑا ہی تو لگ رہی تھی۔

وہ جانے کتنی دیر تک اس کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ ثنا نے چاند چاند کا شور ڈال دیا

ثنا کے اشارے کے تعاقب میں ڈھونڈا تو تھوڑی دقت کے بعد اس کو آسمان کا چاند بھی مل ہی گیا۔

اپنی پسندیدہ دعا پوری کرتے وہ جس وقت واپسی کے لیے مڑا، نازو بھی ان کو چاند کی اطلاع کرنے جا رہی تھی۔

جاتے جاتے وہ ثنا کی کسی بات کا جواب دینے کے لیے مڑی اور یعنی مڑتے مڑتے اس کی نظریں حنان سے آ ٹکرائیں۔

حنان جو زینے کے پاس کھڑا ایک بار پھر نازو کر دیکھ رہا تھا بری طرح گڑ بڑا یا۔ نازو سر کو ہلکا سا خم دیتی مڑ گئی جبکہ وہ اس کے غائب ہونے کے بعد بھی وہیں کھڑا سانسیں بحال کرتا رہا۔

عید کا دن اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود تھا۔ جس وقت حنان احسن صاحب اور رضا کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے کے بعد واپس آیا تو گھر میں داخل ہوتے ہی اس کو نیا سرپرائز ملا۔

اس کی بلی (نورو) منہ میں اپنا نومولود بچہ دبوچے اس کی جانب آئی۔

نورو کی باسکٹ میں دو اور بلی کے بچے بھی موجود تھے۔

حنان کے چہرے پر بے ساختہ خوشی کے تاثرات ابھرے۔ نورو اپنا بچہ اسکو پکڑا ئے واپس مڑ چکی تھی۔

صفائی اور نورو کے بچوں کا خیال کرتے کرتے اسے کافی وقت لگ گیا۔

اس کا ارادہ اب سکون سے نورو اور اس کے بچوں کے پاس بیٹھنے کا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس کی آنکھ عصر کی نماز کے وقت کھلی، وہ جانے کب بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔

نماز سے فارغ ہوا تو رضا اسے بلانے پہنچ گیا۔

"حنان بھائی ابو آپ کو بلا رہے ہیں، تیار ہو کر آجائیں"

"خیریت؟!۔"

رضا کے عجلت بھرے انداز پر وہ سوالیہ انداز میں بولا۔

"جی خیریت ہے بس آپ جلدی آجائیں"

رضا کہتے جس سپیڈ سے آیا تھا اسی سپیڈ سے چلا گیا۔

حنان چند لمحے تو وہیں کھڑا رہا پھر نورو پر ایک نظر ڈالتا تیار ہونے چلا گیا۔

،احسن صاحب کے گھر میں گہما گہمی کا ماحول تھا، وہ داخل ہوا تو لقمان بھی سامنے ہی نظر آیا ساتھ ہی احسن صاحب سے ملاقات ہوئی جن سے بغل گیر ہونے کے بعد، اس کی نگاہ اسلم صاحب یعنی اس کے اپنے چچا پر جا پڑی تو چونکا۔

"ارے چچا جان آپ یہاں۔۔"

وہ بھی گرمجوشی سے اس سے ملے

ہاں بھئی بہت مشکل سے وقت نکال کر آیا ہوں سوچا تمھارے فرض سے بھی فارغ ہو "جاؤں !۔

ابھی وہ ان کی بات پر غور کرتا جب انھوں نے اسے صوفے پر بٹھا دیا۔

اپنی پوری زندگی اسے کبھی اتنی ناسمجھی اور حیرت کا سامنا نہ ہوا تھا۔

Clubb of Quality Content

ابھی وہ کچھ پوچھتا کہ احسن صاحب نے اس کے ساتھ بیٹھے ان انکل سے جو کہ حالیہ سے مولوی لگتے تھے کہا۔

"مولوی صاحب نکاح شروع کیا جائے"

وہ دم سادھے بیٹھا رہا۔ کانوں میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ پہنچے۔

کیا آپ۔۔۔ حنان ابن عباس۔۔۔۔ گلناز بنت احسن۔۔ باعوض پچیس لاکھ حق "مہر۔۔ نکاح میں قبول ہے؟؟

احسن صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ ہوش میں آیا۔

"قبول ہے"

"قبول ہے"

"قبول ہے"

مبارک کا شور اٹھا، اسلم صاحب نے اس کو گلے لگایا۔

"بہت بہت مبارک ہو آخرکار تمھیں تمھاری محبت مل ہی گئی"

ان کی سرگوشی پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ ہی گئی۔

"اپ کا بہت بہت شکریہ"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ارے شکریہ مجھے نہیں اپنے سسر کو کہو"

ان کے کہنے کی دیر تھی اور احسن صاحب بھی ادھر ہی چلے آئے۔

مبارک کے بعد انھوں نے مسکرا کر پوچھا

"کیسا لگا میری طرف سے عید کا تحفہ؟؟۔"

حنان کی آنکھیں ان کی بات پر جانے کیوں نم ہوئیں۔

"آپ نے آج مجھے اپنا قرضدار بنالیا ہے"۔

وہ نرمی سے مسکرائے

"تمھیں مجھ سے یہ بات نہیں چھپانی چاہئیے تھی"

"میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ مجھے غلط سمجھیں"

وہ سر جھکا کر بولا۔تو وہ اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ گئے۔

"اب تمھیں میری بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھ کر یہ قرض اتارنا ہے!۔"

'آپ مجھ سے کبھی مایوس نہیں ہونگے"

وہ بس اس کے جواب میں مسکرادیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی ہی دیر بعد جب زیادہ تر مہمان جاچکے تھے۔احسن صاحب اس کو اپنے ہمراہ گھر کے اندرونی حصے میں لے گئے جہاں رابعہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

سامنے ہی صوفے پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ گہرے سبز رنگ کا گھٹنوں تک آتا فراک اور اس کے ساتھ سٹریٹ کیپری پہنے ہوئے تھی ہم رنگ دوپٹہ سر پر نفاست سے ٹکائے تھی وہ ہلکی پھلکی جیولری پہنے ہوئے تھی۔،

کرن اس کو ڈانٹتے ہوئے چوڑیاں پہنا رہی تھی۔

اس کی موجودگی کا احساس ہوا تو مسکراتے ہوئے اٹھ گئی

دروازہ آہستہ سے بند ہوا تو کمرے میں ایک خاموشی سی پھیل گئی۔

Clubb of Quality Content

اب وہاں صرف دو لوگ تھے۔

گلناز بیڈ کے کنارے بیٹھی تھی۔دوپٹہ سلیقے سے سر پر ٹکائے،ہاتھوں میں ابھی ابھی پہنائی گئی سبز شیشے کی چوڑیاں ہلکی ہلکی آواز کے ساتھ آپس میں ٹکرا رہی تھیں۔وہ نظریں جھکائے انہی چوڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔

حنان چند لمحے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ آگے بڑھے یا وہیں کھڑا رہے۔

آخر اس نے ہلکی آواز میں کہا

"عید مبارک۔"

گلناز نے سر اٹھایا۔ نظریں ایک لمحے کے لیے حنان سے ملیں، پھر فوراً جھک گئیں۔

"خیر مبارک۔"

جھجکتے ہوئے انداز میں جواب آیا تھا۔

کمرے میں پھر چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی

حنان آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آیا، نگاہیں غیر ارادی طور پر گلناز کی کلائیوں پر ٹھہر گئی۔

چوڑیوں کی ہلکی سی کھنک اب بھی سنائی دے رہی تھی۔

"چوڑیاں اچھی لگ رہی ہیں" وہ دھیمی آواز میں بولا۔

گلناز کے لبوں پر بہت ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"آپی نے زبردستی پہنائیں ہیں"۔

اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

حنان کے چہرے پر بھی ایک ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

"یہ تو وہی کر سکتی ہیں۔"

کمرے کی خاموشی اب اتنی بھی اجنبی نہیں لگ رہی تھی۔

چند لمحے گزرے تو گلناز نے آہستہ سے پوچھا۔

”آپ کو برا تو نہیں لگا؟“

حنان نے نفی میں سر ہلایا

”نہیں۔“

وہ خود بھی اس سوال پر ہلکا سا مسکرا دیا۔

”مجھے تو لگا تھا ویسے ہی شاید چائے وغیرہ کے لیے بلایا ہے۔“

نازو کے لبوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ آگئی۔

کمرے کی کھڑکی سے ہلکی سی ہوا اندر آئی اور پردہ آہستہ سے ہلنے لگا۔

نازو نے اپنی انگلیوں سے چوڑیوں کو ذرا سا گھمایا۔

”میں نے سوچا نہیں تھا کہ... ایسا بھی کچھ ہو گا۔“

حنان نے اس کی طرف دیکھا۔

”میں نے بھی نہیں سوچا تھا۔“

پھر چند لمحے دونوں خاموش رہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آخر نازو نے ہمت کر کے سر اٹھایا اور قدرے سنجیدگی سے کہا۔

آپ...راضی ہیں نا؟"

بہت دھیمے لہجے میں پوچھا تھا، مگر اس میں چھپی سنجیدگی واضح تھی۔

حنان نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا، پھر سادہ انداز میں بولا۔

"اگر راضی نہ ہوتا...تو 'قبول ہے' نہ کہتا۔"

نازو کے لبوں پر اس بار ایک واضح مسکراہٹ آگئی۔

چوڑیوں کی کھنک پھر ہلکی سی گونجی۔

باہر صحن سے گہما گہمی کی آوازیں آرہی تھیں، مگر کمرے کے اندر ایک پُر سکون سی خاموشی تھی

نازو کی نظریں اس کے چہرے سے ہوتی اس کی آستین پر لگے داغ پر جا ٹھہریں۔

حنان نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں اپنی آستین کی طرف دیکھا تو ہلکا سا ہنس پڑا۔

"میری بلی کے آج چار بچے ہوئے ہیں۔"

نازو کی آنکھوں میں فوراً دلچسپی آگئی۔

"سچ؟"

’’ہمم، میں عید کی نماز پڑھ کر گھر پہنچا تو نورو کے بچوں کے شور نے میرا استقبال کیا‘‘

’’اوہ‘‘

اسے احساس ہوا کہ وہ زیادہ بول گئی ہے تو وہ خاموش ہو گئی۔

’’یہ عید میری سب سے یادگار عید ہے ۔‘‘ •

اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے وہ منہ موڑ گئی۔

تبھی جانے کہاں سے چھپا ہوا میلو میاؤں کرتا ہوا اس کے ساتھ آ بیٹھا۔

یہ عید واقع کچھ مختلف تھی۔

اسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

،کِرن کی چھیڑتی ہوئی آواز آئی

’’ہم اندر آ سکتے ہیں یا ابھی مزید باتیں باقی ہیں؟‘‘

نازو فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

جبکہ حنان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

دروازہ کھلتے ہی کِرن اور رابعہ بیگم اندر آئے۔

کِرن نے ایک نظر دونوں پر ڈالی اور مسکراہٹ دبانے کی ناکام سی کوشش کی۔

"تو یہاں اتنی خاموشی کیوں ہے؟؟"

کرن ہمیشہ کی طرح چھیڑنے والے انداز میں کہتے نازو کے برابر میں آ بیٹھی

نازو کے گالوں میں سرخی آئی

رابعہ بیگم آہستہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی ہی دیر میں سب باہر موجود تھے۔

وہاں سب گھر والے، حنان کے چچا یعنی اسلم صاحب اور چند قریبی رشتہ دار بیٹھے تھے۔ ٹیبل لوازمات سے بھری ہوئی تھی۔

کچھ رسمی دعاؤں اور مبارکبادوں کے بعد احسن صاحب بولے،

"میں ایک بات سوچ رہا تھا۔"

سب کی توجہ خود پر ہونے کے بعد وہ بولے

"اگر آپ لوگوں کو مناسب لگے تو... رخصتی بھی آج ہی کر دیتے ہیں۔"

کمرے میں چند لمحوں کی خاموشی چھا گئی۔

حنان نے چونک کر اسلم صاحب کی طرف دیکھا۔

،جنھوں نے مسکرا کر کہا

”مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔آخر گھر بھی تو یہی پاس میں ہے،ہاں حنان سے پوچھ لیں۔“

”یہ تو آپ گلناز سے پوچھ لیں۔۔۔“

کرن نے نازو کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔

جبکہ سب مسکرا دیے

نازو سے تو میں بات کر چکا ہوں۔۔پھر ٹھیک ہے رخصتی ابھی کر دیتے ہیں،ولیمہ بعد میں“

آرام سے کر لیا جائے

سب نے ان کی بات سے اکتفا کیا اور یوں وہ دو گھنٹے کے بعد حنان کے ساتھ اس کے گھر میں کھڑی تھی۔

چونکہ دونوں گھر آمنے سامنے واقع ہوئے تھے تو آنے جانے کا مسئلہ ہی نہ تھا،گلی غیر معمولی طور پر خاموش تھی۔شاید اس لیے کہ سب لوگ عید کی وجہ سے مصروف تھے۔

یہی گلی...یہی گھر...سب کچھ تو پہلے جیسا تھا۔

فرق صرف اتنا تھا کہ آج وہ پہلے کی طرح مہمان نہیں تھی۔

وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھے۔

حنان نے دروازہ کھولا۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے، اندر سے مدھم سی میاؤں میاؤں کی آوازیں سنائی دیں۔

نازو رک گئی۔

"یہ آواز...؟"

حنان کو فوراً یاد آیا اور وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"وہ میں نے بتایا تھا نہ۔۔میری بلی نورو؟"۔

وہ اندر کی طرف بڑھا۔

"اسی کا شور ہے۔"

کمرے کے کونے میں رکھے بیڈ نما ڈبے میں سے چار ننھے سے بلی کے بچے ایک دوسرے کے ساتھ سمٹے ہوئے آوازیں نکال رہے تھے۔

نازو بے اختیار ان کے قریب آ گئی۔

”...کتنے چھوٹے ہیں“

وہ بے ساختہ بولی۔

،توحنان مسکرایا، اتنے میں دوڑ بیل بجی

”میں دیکھتا ہوں“

کہتے حنان دروازے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ وہیں بلیوں کے پاس کھڑی رہی

نورو جو بچوں کے گھیرے میں لیٹی ہوئی تھی، ایک نگاہ نازو پر ڈالنے کے بعد واپس لیٹ گئی۔

اتنے میں حنان ہاتھ میں ٹوکری پکڑے واپس آگیا۔

اصل چونکی تو وہ حنان کے ہاتھ میں موجود ٹوکری سے آتی کچھ جانی پہچانی سی میاؤں کی آواز پر تھی۔

حنان نے ٹوکری زمین پر رکھتے اس کو کھولا تو اندر سے متجسس سا میلو باہر نکلا، چند لمحے تو ادھر ادھر سونگھتا رہا پھر نازو کو پہچانا تو بھاگتا ہوا اس کے پاس چلا گیا، جسے وہ فوراً گود میں اٹھا گئی۔

”میلو یہاں۔۔۔؟؟“

اس نے سوال پوچھنا چاہا۔

رضا بتا رہا تھا کہ میلو کو آپ کی اور آپ کو میلو کی کتنی عادت ہے تو میں نے سوچا کہ میلو کو "

"بھی یہیں لے آتے ہیں؟

"تھینک یو سو مچ"

وہ پرخلوص انداز میں بولی۔ میلو اس کے کندھے سے لگا، نورو اور اس کے بچوں کو دیکھ رہا تھا۔

تھینک یو کیسا؟ یہ تو میرا فرض ہے، پھر رضا بتا رہا تھا کہ میلو نازو آپی کے بغیر نہیں رہ پاتا۔"

اور اس کو بھی تو نئے گھر کی عادت ڈالنی پڑے گی

،وہ جواباً مسکرا دی۔ میلو اس کی گود سے نکلتا ادھر ادھر جھانک رہا تھا

"آپ واقعی بہت اچھے ہیں۔"

وہ ہنستا ہوا قدم قدم چلتا اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور نازو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

حرکت کے باعث چوڑیوں نے شور کیا، جس سے میلو بھاگتا ہوا اس کے گرد گھومنے لگا۔

"کچھ لوگوں کے ساتھ اچھا ہونا مشکل نہیں ہوتا"۔

نازو ساکت کھڑی اسے دیکھے گئی۔

"بہت سنبھال کر رکھوں گا آپ کو۔"

سر پر ٹکے دوپٹہ سے آزاد ہونے کی کوشش میں چند لٹیں ماتھے پر آرہی تھیں، دوسرے ہاتھ سے اسنے ان بالوں کو پیچھے کرنا چاہا مگر ناکام ٹھہرا، کیونکہ وہ بال پیچھے ہونے کے بجائے پوری طرح کھل کر اس کے چہرے پر رقص کر گئے۔ وہ پھر ہنسا، وہ خوش ہی اتنا تھا۔

"کیونکہ جس کے لیے انسان سے اتنا انتظار کیا جائے، اس کو سنبھال کر رکھنا تو بنتا ہے نہ؟"

کھلی ہوئی لٹوں کو کانکے پیچھے سرکاتے، وہ جھکا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا۔

نازو کے گال سرخ ہو گئے۔

،حنان کے لیے ہاں کرتے ہوئے اس کے وہم میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کو اس قدر چاہتا تھا مگر اس کی محبت دیکھ کر نازو کا دل تشکر میں ڈوب گیا، ماضی سے جڑے تمام شکوے دھول کی طرح اوجھل ہو گئے تھے، اور آنکھوں میں طمانت کا احساس پیدا ہو گیا۔

،اس کو لگا تھا کہ شاید وہ اب دوبارہ کبھی شادی جیسے رشتے سے اچھی توقع نہیں رکھ پائے گی سلمان نے اس کو اس بات کا بخوبی احساس دلایا تھا کہ زندگی کوئی فیری ٹیل نہیں ہے، اور نازو نے امیدیں باندھنا چھوڑ دیں تھیں، مگر اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ جو خود کو جانے کتنا سخت سمجھنے لگی تھی، درحقیقت وہ اب بھی کسی کے ایک نرم تاثر پر پگھل جانے والی ہے۔

عید کو گزرے ہفتہ ہو چکا تھا،اس گھر کے در و دیوار سے اب ایک عجیب سی مانوسیت سی ہو گئی تھی۔

اس دن گھر میں خوب رونق لگی ہوئی تھی، کیوں کہ آج نازو کے گھر والے آئے تھے۔

احسن صاحب، لقمان اور حنان چائے پیتے ہوئے، کام کے بارے میں بات چیت کر رہے ،تھے۔

ثنا اور رضا نورو کے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

آج سے ٹھیک ایک ہفتے بعد نازو کا ولیمہ تھا۔

"کوئی بہت خوش خوش لگ رہا ہے ؟؟"

کرن نے ہمیشہ کی طرح چھیڑا

رابعہ بیگم بھی غور سے اس کو دیکھ رہی تھیں جو دنوں میں کھلنے سی لگی تھی، کرن کی بات پر اس کے گالوں میں ہلکی ہلکی سرخی آئی۔

"آپی یہ کتنے پیارے ہیں !!۔"

ثنا بلی کا ایک بچہ ہاتھوں میں اٹھائے ادھر آئی۔ تو ثنا کے پیچھے شور مچاتی نورو بھی چلی آئی۔

"لگتا ہے اس کو تمھارا اپنے بچوں کو اٹھانا پسند نہیں آیا"

رضا بھی پیچھے پیچھے ہی چلا آیا

ثنا نے بچہ نیچے رکھا تو نورو اسے منہ میں دباتے ساتھ لیے واپس چلی گئی۔ جسے دیکھ کر سب ہنس پڑے۔

نازو نے بے ساختہ حنان کی طرف دیکھا۔ وہ ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔

اس کے دیکھنے پر مسکرایا، جبکہ وہ بھی مسکراتے ہوئے رضا کی جانب متوجہ ہو گئی جو جانے اسے میلو کے بارے میں کیا بتا رہا تھا۔

رابعہ بیگم نے نازو اور حنان کا یوں مسکرانا دیکھا تو خود بھی پر سکون ہو گئیں۔ احسن صاحب بھی نازو کو خوش دیکھ کر مطمئن تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے میں نازو کو اپنے ساتھ کوئی بیٹھتا محسوس ہوا تو چونکی مگر احسن صاحب کو دیکھ کر مسکرائی
۔

"تو میں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔؟"

،ان کے سوال پر وہ ہنسی وہ ان کا اشارہ بخوبی سمجھ گئی۔

"جی آپ کا وعدہ پورا ہوا۔"

انھوں نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے اسے اپنے حصار میں لیا۔

”بلآخر میرا یہ پھول دوبارا سے کھلنے لگا ہے“

وہ صحیح کی تو کہہ رہے تھے، حنان نے ان کے اس مرجھائے ہوئے پھول کو واپس کھلا دیا تھا۔

نازو کی آنکھوں کی اداسی کو حنان نے اپنی ہمراہی میں خوشی سے بدل دیا تھا۔

اور انھیں اپنے انتخاب پر فخر محسوس ہوا۔

کیونکہ جب کوئی اولاد اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ اپنے والدین پر چھوڑ دیتی ہے تو وہ والدین کے لیے ایک ایسی ذمہ داری بن جاتی ہے جو اگر صحیح طرح سے پوری ہو جائے تو طمانت کا ذریعہ بن جاتی ہے ورنہ زندگی بھر کا ملال۔

ختم شدہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842